بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اول

سود کے مسئلے کو مختلف حربوں سے ہمارے یہاں ایک متنازعہ مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس ضمن میں فیڈرل شریعت کورٹ کے "قولِ فیصل" کے آجانے کے بعد اصولاً قیل و قال کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ وہ فیصلہ بلاشبہ اتنا جامع، مکمل اور مدلل ہے کہ اس کے بعد اس بحث کو اٹھانا اور یہ خلط مبحث پیدا کرنا کہ بینک کا سود ربا کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں' اور یہ تأثر دینے کی کوشش کرنا کہ لفظ 'ربا' کا اطلاق بینک کے سود پر نہیں ہوتا' دیانت اور اخلاق کے تقاضوں کے یکسر خلاف ہے' تاہم ہمارے بعض حلقے جن میں کچھ حکومتی حلقے بھی پیش پیش ہیں مسلسل یہ کنفیوژن پیدا کرنے کی سعی کر رہے ہیں' بلکہ مزید افسوس یہ ہے کہ عملی میدان میں حکومت سود کو فروغ دینے اور اس ضمن میں نت نئے دلفریب جال بچھانے میں پہلے سے زیادہ سر گرم نظر آتی ہے۔

جہاں تک اس بحث کا تعلق ہے کہ کیا بینک کے سود پر لفظ ربا کا اطلاق ہوتا ہے یا یہ دونوں مختلف مفہوم کے حامل ہیں' اس پر انگریزی زبان میں تو کچھ نہ کچھ قابل قدر مواد دستیاب ہے جس سے یہ بات بالکل منقح ہو کر سامنے آتی ہے کہ بینک کا سود اور ربا اصل میں دونوں ایک ہیں اور یہ تأثر بالکل خلافِ واقعہ اور یکسر غلط ہے کہ **Bank Interest** پر 'ربا' کا اطلاق نہیں ہوتا' لیکن اردو زبان میں اس موضوع پر آسان فہم انداز میں کوئی مبسوط اور جامع تحریر سامنے نہیں آئی تھی کہ جس کی علمی ثقاہت کو نہ صرف یہ کہ معاشیات کے میدان کے ماہرین تسلیم کریں بلکہ وہ عام لوگوں کی ضرورت کو پورا کرے اور اس سے یہ بات نکھر کر سامنے آئے کہ بینک کے سود میں بھی وہ تمام خباثتیں موجود ہیں جو ربا کے ساتھ لازم خیال کی جاتی ہیں اور یہ کہ بینکنگ کا یہ پورا نظام معاشی اعتبار سے نوعِ انسانی کے لئے مفید نہیں بلکہ فساد کی جڑ ہے۔ الحمد للہ کہ اس ضرورت کو معاشیات کے میدان کے ایک ماہرِ فن محمد اکرم خان صاحب نے پورا کیا ہے۔ محمد اکرم خان صاحب جو آج کل آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں' علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ اسلامی معاشیات کے میدان میں ان کی علمی خدمات قابل قدر ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی ہر سطح پر منعقد ہونے والے سیمینارز میں وہ اس موضوع پر بڑے وقیع مقالات پیش کر چکے ہیں جن میں سے بعض کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ تاہم اب تک کا ان کا سارا کام انگریزی زبان میں تھا' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور بعض دیگر احباب کے مجبور